رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۸ شعبان ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۶ نومبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۰۹

رائے صاحب لالہ جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انچارج پولیس قادیان کے عہد کے چند واقعات

قادیان میں قیام امن کے متعلق پولیس نے اپنا فرض کہاں تک ادا کیا؟

(۳)

(۹)

گزشتہ دو مضامین میں جن واقعات کا مختصر طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کی طرف سے فتنہ و فساد پھیلانے اور امن شکنی کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور اس وقت کی گئی۔ جبکہ پولیس کی ایک کافی جمعیت قادیان میں متعین تھی۔ رائے صاحب لالہ جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اس کے انچارج تھے۔ اور جگہ بجگہ پہرے مقرر تھے۔ اگر قادیان میں احرار کا کوئی بہت بڑا جتھہ ہوتا۔ ان کو غیر معمولی طاقت اور قوت حاصل ہوتی۔ ان کے پاس امن شکنی کے لئے بہت بڑا ساز و سامان ہوتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ پولیس کا مقابلہ چونکہ ایک بڑی طاقت سے تھا۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے باوجود فتنہ انگیز واقعات کو رونما ہونے سے روک نہ سکی۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے کہ فتنہ پردازوں کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی۔ وہ تمام کے تمام لوگ نہایت ادنےٰ طبقہ کے اور بے حیثیت انسان تھے۔ اور ان کے پاس کوئی ایسی طاقت بھی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے پولیس اپنے فرائض ادا کرنے میں ناکام رہ سکتی۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی احرار کی ساری دیدہ دلیری اور گاؤ زوری محض اس وجہ سے تھی۔ کہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا۔ جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت ہر قسم کے ظلم و ستم برداشت کرتی ہوئی ہرگز اف نہ کرے گی۔ اور قیام امن کی ذمہ وار پولیس ان سے کوئی باز پرس نہ کرے گی۔ ورنہ اور کوئی وجہ ان لوگوں کے اس طرح روز بروز ستم شعاریوں میں بڑھتے جانے کی نہیں ہو سکتی تھی ؛

احرار نے جب کھلم کھلا چھوٹی موٹی شرارتیں اور ایذا رسانیاں مسلسل جاری رکھکر دیکھ لیا۔ کہ احمدی ان کے مقابلہ میں پوری طرح صبر سے کام لے رہے۔ اور ان کے مظالم استقلال کے ساتھ برداشت کرتے جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے صبر و قرار کو پاش پاش کر دینے کے لئے وہ قدم اٹھایا جس کے تصور سے ہی ہر احمدی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ اور جسے برداشت کرنا بظاہر حالات قطعاً ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ یعنی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان کے ایک گداگر کے لڑکے سے حملہ کرا دیا۔ تاکہ احمدی اس ناقابل برداشت ظلم سے تنگ آکر مدافعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور پھر ایک عام فساد پیدا کر دیا جائے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی خاطر جسے جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے نشانات میں سے عظیم الشان نشان یقین کرتی ہے۔ ہر ایک احمدی اپنا سب کچھ نثار کر دینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے اور اس کی کسی قسم کی توہین برداشت کرنے کی نسبت جان دے دینا بہتر قرار دیتا ہے۔ اسی عقیدت اور اخلاص کو دیکھتے ہوئے احرار نے اپنے ایک آلہ کار سے یہ حیا سوز حرکت کا ارتکاب کرایا۔ لیکن جماعت احمدیہ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مسلسل ہدایات اور سخت تاکیدی ارشادات کی وجہ سے صبر و برداشت کے اعلےٰ مقام پر پہونچ چکی تھی۔ اس لئے اس حادثہ کو بھی اس نے کلیجہ پر پتھر رکھ کر۔ اور خون جگر پی کر برداشت کر لیا۔ اور اس وجہ سے احرار کو اپنے اس ناپاک منصوبہ میں بھی سخت ناکامی ہوئی۔ مگر قابل غور امر یہ ہے۔ کہ اتنا بڑا حادثہ جس کا عشر عشیر بھی اگر کسی اور جگہ ہوتا۔ تو اس کا نتیجہ لازماً ایک عام فساد کی شکل میں رونما ہوتا۔ ان ایام میں ہوا۔ جبکہ قادیان میں خلاف قانون حرکات کو روکنے کے لئے پولیس کی بہت بڑی طاقت موجود تھی۔ اور اس کے انچارج لالہ جواہر لال صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ پھر اس وقت رونما ہوا۔ جبکہ اس قسم کے حادثات کے متعلق چند ہی روز قبل نہ صرف بذریعہ اخبار ذمہ وار افسروں کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ بلکہ لالہ جواہر لال صاحب کی خدمت میں بھی اطلاع بھیج دی گئی تھی۔ جس کا اعتراف انہوں نے حملہ آور کے مقدمہ میں شہادت دیتے ہوئے خود کیا۔ پھر اس مقام پر رونما ہوا۔ جہاں ان ایام میں ادھر ادھر پولیس کے سپاہی پہرہ پر متعین رہتے تھے۔ مگر اس دن وہاں نہ کوئی پہرہ کا سپاہی دیکھا گیا۔ نہ پولیس کے افسروں نے باوجود کئی دن قبل اطلاع پہونچ جانے کے اس مختصر سی شارع عام پر جہاں سے جماعت احمدیہ کی معزز ہستیوں کا گزر ہوتا ہے حفاظت کا کوئی انتظام کیا۔ ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ پولیس نے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کئے ؛

صاف ظاہر ہے کہ حملہ آور کی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ کوئی لڑائی نہ ہوئی۔ کوئی سابقہ جھگڑا نہ تھا۔ باوجود اس کے اس نے ایک گداگر کا لڑکا ہو کر نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ باشندگان قادیان کی ایک معزز ہستی پر جو حملہ کیا۔ اور جس میں وہ عدالت میں مجرم ثابت ہو چکا ہے۔ وہ دوسروں کی انگیخت کے سوا قطعاً نہیں ہو سکتا تھا اور وہ لوگ سوائے احرار کے اور کون ہو سکتے ہیں۔ لیکن پولیس نے اس طرف قطعاً کوئی توجہ نہ کی۔ اور نہ اس نہایت خطرناک سازش کا سراغ لگانے کی کوشش کی۔

قادیان میں پولیس کے گذشتہ ایام کے متعلق یہ چند موٹے موٹے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ ان ایام کا ایک ایک لمحہ جماعت احمدیہ کے صبر و تحمل کی نہایت کڑی آزمائش تھی۔ اور پے بہ پے صبر شکن واقعات رونما ہوتے جا رہے تھے۔ آخر حکومت کو بھی لالہ جواہر لال صاحب کو قادیان سے واپس بلا لینا پڑا۔ مگر اس رنگ میں نہیں کہ ہم یہ خیال کر سکیں۔ کہ ہماری مسلسل چیخ و پکار کا کوئی اثر ہوا۔ ورا صل حکومت اپنے ان افسروں کے متعلق جن کے رویہ سے رعایا کو شکایت پیدا ہو۔ یہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی۔ کہ اس پر رعایا کے مطالبہ کا کوئی اثر ہوا۔ اور اس بات میں حکومت کا وقار سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حکومت کا حقیقی وقار رعایا کی شکایات سننے اور ان کے متعلق عادلانہ فیصلہ کرنے سے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ خواہ فیصلہ کسی بڑے سے بڑے افسر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو ؛

قرارداد تعزیت

نیشنل لیگ لائلپور نے ۳۱ اکتوبر حسب ذیل قرارداد پاس کی۔

(۱) یہ اجلاس اپنے محترم صدر شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر ایٹ لاء مرحوم کی بے وقت وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوا اسے قومی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مدارج عطا فرمائے۔ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور خود ان کا ہر طرح سے کفیل ہو۔

(۲) اس قرارداد کی نقول اخبار الفضل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور مرحوم کے ورثاء کو ارسال کی جائیں۔ خاکسار عصمت اللہ خان وکیل سکرٹری نیشنل لیگ لائلپور

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کپورتھلہ میں

۳۱ر اکتوبر۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور اساتذہ پر مشتمل ایک پارٹی کپورتھلہ گئی۔ جہاں رندھیر کالج کپورتھلہ کے ارکان نے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا۔ ہاکی اور فٹ بال کے دلچسپ میچ ہوئے۔ جن میں دونوں طرف کے کھلاڑیوں نے نہایت اچھی سپرٹ کا مظاہرہ کیا۔ فٹ بال کے میچ میں ہمارے طلباء کو چار گولوں پر فتح ہوئی ؛

کھیلوں کے علاوہ جوبلی ہال میں طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول اور رندھیر کالج کے درمیان دلچسپ علمی مناظرہ ہوا۔ مضمون زیر بحث "سینما کے نقصانات اور فوائد" تھا۔ تقریریں انگریزی زبان میں ہوئیں۔ ہال علمی طبقہ کے افراد سے پُر تھا۔ کالج کے وائس پرنسپل صاحب صدر تھے اختتام جلسہ پر صاحب صدر نے طلباء کے علمی مذاق اور قوت گویائی کی تعریف کی۔ نیز اس امر کی خواہش کی۔ کہ وقتاً فوقتاً آئندہ بھی ایسی مجالس کا انعقاد ہوا کرے۔ نیز اس امر کا بھی اظہار کیا۔ کہ سکول اور کالج کے جملہ مقررین میں سے شریف احمد جماعت ہشتم کی تقریر اعلےٰ تھی ؛

اس کے بعد سکول کی طرف سے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے انچارج ڈیبیٹنگ سوسائٹی نے کالج کے ذمہ وار ارکان کا شکریہ ادا کیا۔

علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ انچارج سکول گیمز قادیان

خطبات جمعہ کے متعلق حضرت امیر المومنین کا نہایت ضروری ارشاد

ہر احمدی کے لئے ان خطبات کا پڑھنا یا سننا اشد ضروری ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یکم نومبر ۱۹۳۵ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں گذشتہ ایک سال پر جبکہ احرار نے اصحاب فیل کی طرح قادیان پر حملہ کیا۔ تبصرہ فرماتے ہوئے خدا تعالےٰ کی کھلی کھلی تائید و نصرت کا نہایت ہی زبردست اور ایمان افروز رنگ میں ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی جماعت کو مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے مزید قربانیوں کی تحریک فرمائی۔ یہ خطبہ انشاء اللہ عنقریب خطبہ نمبر میں شائع کیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے۔ اس کی اشاعت کا خاص انتظام کر کے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ اس کے کسقدر پرچے ان کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ میں کئی اور خطبات ارشاد فرمانے کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا ہے۔ کہ ہر جماعت اس امر کا خاص طور پر انتظام کرے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جمعہ یا اتوار کے روز سب دوستوں کو جمع کر کے سنائے جائیں ؛

حضور کے اس ارشاد سے خطبات کی اہمیت واضح ہے۔ اور ان کا نہ صرف ایک دفعہ سن لینا کافی ہے۔ بلکہ اپنے پاس رکھنا اور بار بار ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ یہ اعلان دیکھتے ہی اپنے اپنے ہاں کے احمدیوں کی تعداد کا اندازہ لگا کر اس کے مطابق خطبہ والا پرچہ کے متعلق اطلاع بھیجدیں۔ بعد میں ان خطبات کی کاپیاں ملنی مشکل ہوں گی۔ احباب کو اس بارے میں قطعاً تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے ؛ (مینجر الفضل)

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت ہی مسرت و انبساط کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ۳-۴ر نومبر کی درمیانی شب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک ہم اس تقریب سعید پر تہ دل سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو عمر دراز عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ اور ان نعماء سے متمتع فرمائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ کے لئے مقدر ہیں۔ ۴ر نومبر کو اس خوشی میں صدر انجمن کے دفاتر اور مرکزی سکولوں میں تعطیل رہی ؛

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ احباب اپنی نمازوں اور دعا کے خاص اوقات میں حضرت میر صاحب کے لئے ضرور دعا کریں ؛

مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے ہندوستان میں اطالوی پراپیگنڈا

اٹلی کی اسلام دشمنی کا تازہ ثبوت

ہر سلیم الفطرت انسان کے نزدیک اٹلی کی ابی سینیا پر دست درازی ستم۔ اور ہر انصاف پسند ابی سینیا کی مظلومیت کا مقر ہے۔ لیکن اٹلی اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے نہایت دیدہ دلیری کے ساتھ اہلِ عالم کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی۔ اور لوگوں کو اہلِ حبشہ سے متنفر کرنے کے لئے قسم قسم کے جور و استبداد کے افعال ان کے ذمہ لگا رہی ہے۔

ہندوستان میں مقیم اطالویوں نے حبشہ کے خلاف جو پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ اس کی ایک شق یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں سے جہاں حبشہ کی مظلومیت کا احساس زائل کر کے نفرت و حقارت پیدا کی جائے وہاں اٹلی کو مسلمانوں کی ہمدرد اور خیر خواہ ظاہر کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایسے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن میں اٹلی کی اسلام اور مسلمانوں سے ہمدردی کا راگ الاپا جا رہا ہے۔ اور حبشہ کے مسلمانوں پر حکومتِ حبشہ کے جور و تشدد کا ذکر کیا جاتا ہے

اس وقت ہمارے پیش نظر کلکتہ کے انڈین ڈیلی نیوز پریس سے شائع شدہ انگریزی اشتہار "فسطائیت اور اسلام" ہے۔ جس میں کسی Salem Muntasser نے فسطائیت Fascism کے محامد و محاسن پر تمام زورِ قلم صرف کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"یہ امر عربوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔ کہ لیبیا کے گورنر کے بعد دیگرے فسطائیت کے نمائندہ اور سائینور مسولینی کے گہرے معاون ہی مقرر کئے جاتے رہے ہیں۔ اور وہاں کے باشندوں کی بہتری اور خوشحالی کے لئے یہ بات بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ لیبیا کی فسطائیت پرست حکومت سائینور مسولینی کی اس زبردست خواہش کی پورا کرنے والی ہے۔ جو کہ مسلمانوں کی سیاسی بہبودی کے لئے جدوجہد کرنے کے متعلق ان کے دل میں ہے۔ اور جس نے اس ملک میں نہایت خوشگوار نتائج پیدا کئے ہیں"

آگے چل کر لکھا ہے:-

"لیبیا میں بیلبو بحیثیت گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا تقرر گویا سائینور مسولینی کی طرف سے لیبیا اور اسلام پر ایک احسانِ عظیم تھا"

پھر بیلبو کی مسلم نوازی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"دوسرا مسئلہ جسے آنریبل بیلبو نے حل کیا۔ وہ مساجد کی واپسی۔ اور ان کی تنظیم کا کام ہے۔ یہ مسجدیں مصر۔ طونس۔ الجیریا اور دوسرے اسلامی ممالک کی مساجد سے کسی صورت میں بھی کم خوشنما نہیں۔ ....

سب سے زیادہ اہم کام جو گزشتہ بیس سال سے معرضِ التوا میں چلا آتا تھا۔ اور جس کو انہوں نے پایۂ تکمیل کو پہونچایا۔ وہ تمدن اسلام کی ایک اعلےٰ درس گاہ کا قیام ہے۔ جس کا نام Higher Institute of Islamic Culture ہے۔ اس درس گاہ میں جس کی ضرورت بہت دیر سے محسوس کی جا رہی تھی۔ نوجوان عربوں کو قاضی۔ اور مقامی سکولوں کے لئے معلم بننے کی تعلیم دی جاتی ہے اور اس طرح اسلامی تمدن کی اشاعت کی راہیں کھولی گئی ہیں ....

ان کی خواہش ہے۔ کہ ملک میں مسلمان امن خوشحالی۔ اور فارغ البالی سے زندگی بسر کریں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ وہ اہل وطن کی تمام ضروریات کی ترجمانی کرتے ہوئے انہیں کا حقہ پورا کرنے میں ساعی ہیں"

اسی سلسلہ میں اطالوی نوآبادیوں میں اٹلی کی برکات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"لیبیا کے مسلمان ان تمام معاشرتی۔ اقتصادی۔ اور تمدنی فوائد سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔ جو اطالوی نوآبادیوں کا خاصہ ہیں۔ لیکن انہیں اس امر کا ازحد افسوس ہے۔ کہ ان کے ہم مذہب ابی سینیا میں نہ صرف ان حقوق سے محروم ہیں۔ جو کہ دوسرے لوگوں کو ان سے بہت کم تہذیب یافتہ ہونے کے باوجود حاصل ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس ان پر طرح طرح کے مظالم روا رکھے جاتے ہیں"

یہ ہے اٹلی کا پروپیگنڈا جو ہندوستانی مسلمانوں کو متاثر کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے۔ اور جس کی غرض یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی ہمدردی حبشہ کے ساتھ نہ رہے۔ بلکہ وہ اٹلی کو مسلمانانِ حبشہ کی محسن سمجھنے لگ جائیں۔ لیکن مسلمان اٹلی کی اسلام دوستی کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور انہیں وہ مظالم جو اٹلی کی طرف سے ٹریپولی کے مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنانے کے لئے کئے گئے۔ ابھی تک بھولے نہیں۔ اگر گزشتہ باتوں کو جانے بھی دیا جائے تو اب بھی اسلام کے متعلق جو کینہ اور مسلمانوں کے متعلق جو بغض اور عداوت اہلِ اٹلی کے سینوں میں بھری ہوئی ہے۔ اور جو اس موقعہ پر بھی ابلنے سے باز نہیں رہ سکی جبکہ اٹلی مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ وہی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں کو اٹلی سے کسی قسم کی بھلائی کی قطعاً توقع نہیں ہو سکتی۔

Italy and Abyssinia. نام کے ایک اٹھارہ صفحہ پمفلٹ میں جو Italian Community in India. کے سلسلہ میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر ابی سینیا کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اگرچہ یہ گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ مذہب ایک عنصر مشترک ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ابی سینیا میں صرف ایک ہی مذہب ہے۔ اندرونِ ملک کے کئی علاقوں میں بعض مقامات پر مشرکانہ مذہب کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اور بہت سے حالات مثلاً مصری پادریوں Coptic Clergy کی جہالت۔ لوگوں کی اپنے تاریخی اور مذہبی لٹریچر سے ناواقفیت۔ اور اسلام کی شہوانی جذبات سے متعلق ترغیبات۔ یہ تمام چیزیں مل کر لوگوں کو پیہم اس مشرکانہ مذہب کے اختیار کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ اور آج یہ کیفیت ہے۔ کہ ملک کی نصف آبادی مسلمان ہو چکی ہے۔ اور سخت مدافعت کے باوجود اشاعت اسلام ترقی پذیر ہے۔ اور یہ امر ابی سینیا کے سیاسی انقلابات کے لئے بطور پیش خیمہ ہے"

اس تحریر سے جو انہی اطالویوں کی طرف سے شائع ہوئی ہے جن کے ایک دوسرے اشتہار کے اقتباسات کا ترجمہ اس مضمون کے ابتدا میں پیش کیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اطالوی اسلام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں مسلمانوں کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ اور اسلام کی ترقی ان کے لئے کس قدر تکلیف دہ اور رنج افزا ہے۔ اسلام کو مشرکانہ مذہب قرار دیا گیا اور حبشہ میں اسلام کی اشاعت کو ملک کے لئے سخت خطرہ بتایا گیا ہے۔ کیا یہی ہے وہ اسلام دوستی جس کا اطالویوں کو دعوےٰ ہے۔ اور جس کی آج کل بڑے زور شور کے ساتھ وہ ہندوستان میں تشہیر کر رہے ہیں۔

دراصل اس وقت اٹلی کی کوشش یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کو اسلام کی ہمدرد۔ اور خیر خواہ ظاہر کر کے اور حبشہ میں مسلمانوں کی حالت زار بیان کر کے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرے۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کو یہ کہکر اپنی حمائت پر آمادہ کرے۔ کہ حبشہ میں چونکہ اسلام ترقی کر رہا ہے اور موجودہ حکومت اس کے روکنے میں ناکام رہ چکی ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ اٹلی اسلام کی ترقی کو روکنے اور عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے حبشہ پر قبضہ کرے۔

مسئلہ طلاق اور حکومتِ روس

روس کی سوویٹ گورنمنٹ نے حال میں بہت سے نئے قوانین نافذ کئے ہیں۔ جن سے اس کا مقصد اہل ملک کی معاشرتی اور ازدواجی زندگی کی اصلاح ہے۔ آج سے اٹھارہ سال قبل جبکہ روس میں بالشویک طریق معاشرت کی داغ بیل ڈالی گئی۔ لوگوں کو شادی اور طلاق کے متعلق کامل آزادی دے کر ازدواجی زندگی کے متعلق تمام اخلاقی اور معاشرتی پابندیاں دور کردی گئی تھیں۔ لیکن چونکہ انسانوں کی گمراہ کن تجاویز اور شرمناک طریق عمل قانون قدرت کو اپنا کام کرنے سے نہیں روک سکتا۔ اس لئے روس میں ایک طوفان بے تمیزی پیدا ہو گیا۔ اور وہ آخر ایسے قوانین مرتب کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ جن سے ان قباحتوں کا ازالہ ہو سکے۔

اس ضمن میں سب سے اہم قانون مسئلہ طلاق سے متعلق ہے۔ اس وقت تک روس میں یہ طریق رائج تھا۔ کہ خاوند یا بیوی جب چاہیں بغیر ایک دوسرے کی آگاہی کے رجسٹری آفس میں جا کر طلاق حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن نئے قانون میں اگرچہ طلاق کا حق فریق ثانی کی رضامندی اور قانونی چارہ جوئی کے بغیر قائم رکھا گیا ہے۔ تاہم اب یہ ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ کہ دونوں فریق رجسٹرار کے سامنے پیش ہوں۔ یا بصورت دیگر یہ کہ ایک فریق جو طلاق دینے کا خواہاں ہو۔ اس وقت تک طلاق نہیں دے سکیگا۔ جب تک کہ حکام فریق ثانی کو اس امر کے متعلق آگاہ نہ کر دیں۔ تو وہ رجسٹرار کے سامنے حاضر نہ ہو جائے۔ اور اگر فریق ثانی باوجود تلاش کے نہ مل سکے۔ تو چھ ماہ کے وقفہ کے بعد طلاق کی اجازت دے دی جائے گی۔ اگرچہ اس قانون کو صحیح اور مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم یہ اقدام اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ روس کو اپنی سابقہ غلطی کا احساس ہو رہا ہے۔ اور وہ ازدواجی مسائل کے متعلق اسلامی اصول کی نقل کر رہا ہے۔ گو فی الحال وہ بھونڈی نقل ہی کیوں نہ ہو۔

عیسائیت نے طلاق کی اجازت صرف ایک شرط پر دی ہے۔ اور وہ زنا کا جرم ہے۔ اس کے مقابلہ میں بالشویزم نے طلاق کو بچوں کا کھیل بنا دیا ہے۔ لیکن تجربہ نے ان دونوں طریقوں کو غلط ثابت کر دیا ہے اور ان کے قائلین کو یقین دلا دیا ہے۔ کہ وہ صحیح اصل سے بہت دور تاریک راستوں پر جا پڑے ہیں۔ چنانچہ یہی بات محسوس کرتے ہوئے روس ازدواجی آزادی کے دائرہ کو جس کی حدود کو اس نے کلیۃً مٹا دیا تھا۔ آہستہ آہستہ تنگ کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف انگلستان میں اس امر کا پر زور مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ عیسائیت کی قائم کردہ شرط طلاق کو جس نے ازدواجی زندگی کے دائرہ کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔ کشادہ کیا جائے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ دونوں فریق انتہائی سروں سے سرک کر بتدریج اس درمیانی مقام کی طرف آ رہے ہیں۔ جسے اسلام نے تمام دنیا کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور فی الحقیقت اسلامی اصول ہی قانون قدرت کے عین مطابق اور فطرت انسانی کے عین موافق اور اصلی معنوں میں قابل عمل ہیں۔

خریدارانِ "الفضل" کو ضروری اطلاع

جن خریداروں کا چندہ ختم ہے۔ ان کی فہرست اخبار الفضل ۱۰۴ و ۱۰۵ میں شائع ہو چکی ہے۔ ان میں سے جن کی قیمت وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام ۸ر نومبر ۱۹۳۵ء کا اخبار وی۔ پی ہوگا۔ جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(مینیجر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کے شائقین کے لئے ضروری اطلاع

بعض دوست جو الفضل کے خریدار نہیں ہیں۔ درس القرآن کی خریداری کی درخواستیں بھیج رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ درس القرآن کا ضمیمہ سوائے خریداران الفضل کے کسی کو علیحدہ نہیں بھجوایا جا سکتا۔ صرف انہی احباب کو بھیجا جائے گا۔ جو الفضل کے خریدار بن کر درس القرآن کی خریداری کی اطلاع بھجوائیں گے۔ کیونکہ ۱۲ر چھ ماہ کے لئے رعایتی قیمت پر صرف خریداران اخبار کو ہی درس القرآن کے صفحات دیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ پورے پرچہ پر صرف ایک پیسہ کا ٹکٹ لگتا ہے۔ لیکن اگر ضمیمہ علیحدہ بھیجا جائے۔ تو ہر دفعہ اس پر تین پیسے محصول ڈاک لگانا پڑے گا۔ علاوہ ازیں صرف ضمیمہ کا علیحدہ حساب رکھنا بھی مشکل ہے۔ پس احباب اخبار کے خریدار بنکر درس القرآن سے مستفیض ہوں۔ خاکسار مینیجر

ہے دعائے نیم شب تیر زبانِ اہلِ درد

از مولوی جلال الدین صاحب شمس

گوہر و مختار جب ہوں مدح خوانِ اہلِ درد
شمس کیا ہو مجھ سے پھر توصیف شانِ اہلِ درد

درد والوں کا نہیں دنیا میں گر پرساں کوئی
غم نہیں! اللہ تو ہے قدر دانِ اہلِ درد

حیف! جو بیدار دیں پروردۂ آغوشِ مکر
ان کی خواہش تھی کہ ہم لیں امتحانِ اہلِ درد

آگیا احرار پر اک انقلابِ زندگی
عرش سے ٹکرائی جب آہ و فغانِ اہلِ درد

قہرِ حق تھی حضرتِ محمودؔ کی یلغار بھی
مونہہ کے بل اوندھے گرے ہیں دشمنانِ اہلِ درد

ناخنوں تک بھی لگا لو زور لیکن دشمنو
تم مٹا سکتے نہیں ہرگز نشانِ اہلِ درد

کامیابی ہو یقینی کیوں نہ اہلِ درد کی
حضرتِ محمودؔ ہیں جب پاسبانِ اہلِ درد

کچھ نہیں حاجت ہمیں تیغ و تفنگ و توپ کی
ہے دعائے نیم شب تیر زبانِ اہلِ درد

سرنگوں ہو جائینگی ساری زمینی طاقتیں
ان پہ جب حملے کرے گا آسمانِ اہلِ درد

اور بھی دنیا میں ہونگے جابجا رسوا و خوار
جور بے جا چھوڑ دیں ایذا رسانِ اہلِ درد

آج جتنی چاہیں دے لیں گالیاں پروا نہیں
کل یہی بدگو بنیں گے مدح خوانِ اہلِ درد

دشمنو سے تم یہ کہہ دو شمسؔ بے خوف و خطر
روز افزوں ہوگی قدر و عز و شانِ اہلِ درد

تحریک قرضہ ساٹھ ہزار:۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ اکتوبر

شیخوپورہ میں کامیاب مناظرہ

انجمن محمدیہ شیخوپورہ نے قریباً ایک ماہ سے اپنا اشتہار شائع کر کے ہمیں مناظرہ کے لئے چیلنج دے رکھا تھا۔ ان کا جلسہ ۲۵ تا ۲۷ اکتوبر ۳۵ء مقرر تھا۔ چونکہ یہ انجمن سیاسی اغراض کے ماتحت چند یوم سے ہی معرض وجود میں آئی ہے۔ اور اس میں کوئی معقول آدمی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں شرائط مناظرہ طے کرنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ آخران جہلا کے بے حد اصرار پر مناظرہ کے مضامین یہ تجویز ہوئے۔ یعنی کذبات مرزا "منجانب انجمن محمدیہ" اور توہین انبیاء کا ثبوت مسلمانوں کی کتب سے "منجانب جماعت احمدیہ"۔

مناظرہ ۲۷ اکتوبر ۳۵ء بعد دوپہر شروع ہوا۔ پہلا مضمون ۲ سے ۵ بجے شام تک۔ اور دوسرا ۸ سے ۱۱ بجے تک۔ پہلے مناظرہ میں انجمن محمدیہ کو پہلی ناکامی یہ ہوئی۔ کہ ان کے پریذیڈنٹ نے ترتیب مناظرہ کو بدلنا چاہا۔ جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر مولوی محمد سلیم صاحب نے بار بار خاتم مسیح پیشگوئی عبدالحکیم مرتد۔ اور آخری فیصلہ اور ثناء اللہ پر باقاعدہ مناظرہ کے لئے مولوی نور حسین گرجاکھی کو چیلنج دیا مگر منظور نہ کیا گیا۔ جس سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

دوسرے مناظرہ میں ہماری طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم اور مدمقابل مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی تھے۔ چونکہ مناظرہ شروع ہونے سے قبل لوگوں کو اشتعال دلایا گیا تھا۔ کہ احمدی انبیاء کی توہین کریں گے۔ اور ایسی باتیں پیش کرینگے جنہیں مسلمان برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے خادم صاحب نے سب سے اول اپنی پوزیشن واضح کی۔ اور کہا۔ اگر میں یہ نہ دکھاؤں کہ (۱) کتاب آپ لوگوں کی مسلمہ ہے (۲) پیش کردہ حوالہ اس میں موجود ہے (۳) ترجمہ جو کیا گیا ہے وہ صحیح ہے (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بلکہ پیدائش سے بھی پہلے کی کتاب ہے تو آپ لوگ بے شک مجھے ملزم گردان سکتے ہیں لیکن اگر یہ سب باتیں موجود ہوں۔ تو پھر ہم پر الزام کیسا۔ ہم تو وہ لوگ ہیں۔ جو عصمت انبیاء کے قائل اور تمام انبیاء کی تعظیم نہ صرف زبان سے بلکہ دل سے کرتے ہیں۔

غرض اس تمہید کے بعد ملک صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک انبیاء کے متعلق چند ایک دلخراش حوالے۔ جلالین۔ بخاری۔ مجمع البیان اور تفسیر محمدی وغیرہ کتب سے پڑھکر سنائے۔ مخالف مناظر بجائے ان کا جواب دینے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر رکیک اعتراض کرتا رہا۔ اور نہایت ہی گندہ دہانی سے کام لیتا رہا۔ ملک صاحب نے حضور علیہ السلام کی صداقت پر خود حلف مؤکد بعذاب اٹھایا۔ اور مولوی احمد الدین صاحب سے بھی مطالبہ کیا۔ وہ گالیاں تو دیتے رہے۔ مگر قسم مؤکد بعذاب آخر تک نہ کھا سکے۔ اس کا بھی حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اختتام مناظرہ پر مخالفین نے اپنی ناکامی اور نامرادی سے جل کر ہم پر اینٹوں کے روڑوں۔ مٹی اور ڈھیلوں کی بارش کی۔ مگر خدا کے فضل سے انہیں اس میں بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اس بد اخلاقی کے مظاہرہ کا بھی شہر کی مسلمان۔ ہندو و سکھ پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا بعض لوگوں نے ہمیں دلی مبارکباد دی۔ مخالف پارٹی کے پریذیڈنٹ مولوی امین الحق صاحب نے ہمارے مکان پر آ کر معافی مانگی اور اس ناواجب سلوک پر سخت ندامت اور شرمندگی کا [illegible]

شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب کی گوجرہ سے تبدیلی

ہندو۔ سکھ شرفا کی طرف سے عزت افزائی

الفضل ۱۸ جولائی اور اگست ۳۵ء کی بعض اشاعتوں میں مختصر مضامین کی صورت میں اس ظلم و ستم کا ذکر کیا گیا تھا۔ جو لائلپور اور گوجرہ کے بعض فتنہ پرداز احراراں نے احمدی ملازمین سرکار و دیگر کاروباری احمدیوں پر توڑنے شروع کئے ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں ان شرارتوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا جو آئے دن بعض نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے یہاں کے احمدی ہیڈ ماسٹر شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب کے برخلاف ہوتی رہتی تھیں تاکہ کسی طرح انہیں تبدیل کرا دیا جائے۔ اس بارہ میں اخبار مجاہد میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں دروغگوئی کو انتہائی درجہ تک پہونچا دیا گیا۔ اور انسپکٹر صاحب حلقہ ملتان کی طرف اشارہ کر کے انکے ذمہ یہ بات لگائی گئی۔ کہ انہوں نے احرار کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تم لوگ خاموش رہو۔ میں اس ہیڈ ماسٹر کو جلدی تبدیل کر دونگا۔ اول تو انتہے بڑے افسر سے توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ کہ اس قسم کا چند بگڑے ہوئے طبیعت اور بے حیثیت لوگوں سے۔ وعدہ کرے۔ اور اپنے ماتحت افسر کے اثر کو برباد کرے۔ اور اگر خدا نخواستہ انہوں نے ایسا کیا بھی تو احراریوں کی شورش جاری رکھنے کے کیا معنے۔ اس عرصہ میں افسران تعلیم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جن ہیڈ ماسٹر صاحبان کو ایک جگہ پانچ سال گذر چکے ہوں۔ انہیں تبدیل کیا جائے اس پر چار ہیڈ ماسٹر صاحبان ہائی سکول کو تبدیل کرنیکی تجویز کی گئی۔ مگر بعد میں اسمیں ترمیم ہو گئی۔ اور صرف گوجرہ اور سمندری کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کا باہمی تبادلہ ہوا۔ ہم پہلے اس امر کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ گوجرہ میں شور و غوغا ڈالنے والے اور فساد کرنیوالے صرف تین چار قلاش لوگ ہیں۔ تبادلہ پر ان لوگوں نے بغلیں بجائی اور شرمناک حرکات کرنی شروع کر دیں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ یہ تبادلہ مذکورہ بالا اصول پر ہوا یا کسی اور وجہ سے ہم اس کے حل کو افسران تعلیم کی حکمت عملی احرار کی خوش فہمی اور معاملہ فہم اصحاب کے ذہن رسا پر چھوڑتے ہیں۔ بہرکیف ملازمت میں تبادلہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ شیخصاحب کے تبادلہ کو یہاں کے ہندو سکھ اور گرد و نواح کے مسلم زمیندار طبقہ نے بیحد محسوس کیا ہے کیونکہ آپکے وقت میں سکول نے تعلیمی پہلو میں وہ نتائج یونیورسٹی میں دکھائے جنکی مثال ماقبل پندرہ سولہ سالوں میں نہیں ملتی۔

آپکے یہاں سے رخصت ہونیکے موقع پر سنگھ سبھا۔ ہندو اولڈ بوائز۔ مسٹر پی۔ ڈی سہگل ایجنٹ امپیریل بنک لوکل جنٹری ٹینس کلب اور لالہ دلیپراج بی۔ اے ایل ایل۔ بی میونسپل کمشنر صاحبان وغیرہ نے ٹی پارٹیاں دیں۔ ان اصحاب کے اعلےٰ اخلاق اور شرافت کے مقابلہ پر مقامی احرار نے بشیر احراری کو چند بازاری لونڈوں کے ساتھ اس کام کیلئے تیار کیا۔ کہ شرارت کا مظاہرہ کرے۔ چنانچہ جس راستے سے شیخصاحب کی لاری جس میں سامان کے علاوہ آپکے بال بچے بھی تھے۔ گذرنیوالی تھی۔ اس پر چند احراری لونڈے سیاہ جھنڈیاں لیکر کھڑے ہو گئے۔ اور موٹر کے گذرنے پر گالیاں دینی شروع کر دیں۔ یہ ہیں اسلامی اخلاق ان لوگوں کے جو خدمت اسلام کا جھنڈا بلند کرنیکا دعوی کرتے ہیں۔ جو بغض میں اندھے ہو کر ذلیل سے ذلیل حرکات کرنیسے بھی دریغ نہیں کرتے۔

اسمیں کچھ شک نہیں کہ شیخصاحب کا وجود علاوہ تعلیمی اغراض و مقاصد کے جماعت احمدیہ گوجرہ کیلئے بھی نہایت مفید تھا۔ اور جماعت کے تمام افراد کو انکے یہاں ہونیسے خاص تقویت تھی آپ اپنے بھائیوں کی جانی و مالی تکالیف میں نہایت سرگرمی سے امداد کیا کرتے تھے۔ گوجرہ کی مسجد احمدیہ جس کا نام جماعت نے مبارک مسجد رکھنے کا ارادہ کیا ہے (ص۴۳) انکی خاص جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ اور یہ ایسی یادگار ہے۔ جو گوجرہ کی تاریخ میں ہمیشہ قائم رہیگی۔ مگر جماعت کا انحصار کسی انسان کی ذوات پر نہیں اسکا محافظ اور کارساز خدا تعالیٰ ہے۔ ونعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ان غیر مسلم معزز اصحاب کا جنہوں نے اپنی شرافت کی وجہ سے جناب شیخصاحب موصوف کی عزت افزائی کی۔ تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور شیخصاحب موصوف کیلئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر جگہ فتنہ و اشرار سے محفوظ رکھے۔ اور کامیاب و بامراد کرے۔ (نامہ نگار)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ضروری ارشاد

اخبار الفضل کے روزانہ ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا تھا:

"میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کوشش کریں گے۔ کہ الفضل کی خریداری ترقی کرے۔ یہاں تک۔ کہ روزانہ کے بعد پھر دو روزہ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور اب جو روزانہ ہوا ہے۔ تو روزانہ ہی رہے۔ کیونکہ ہماری ضرورتیں اب ایک روزانہ اخبار کی بشدت داعی ہیں۔ علاوہ اس کی باقاعدہ اشاعت بڑھانے کے دوستوں کو تمام بڑے شہروں میں اس کی ایجنسیاں کھولنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ بیکار نوجوان کام کریں تاکہ کام خدا تعالےٰ نے ان کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو یہ ان کے مال کی زیادتی اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا۔ کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے۔ اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں۔ اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں۔ اپنی بے وقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر رحم کریں"

اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے اس سے زیادہ مؤثر اپیل احباب کے سامنے اور کیا کی جا سکتی ہے۔ پس احباب کو اس طرف خاص توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ (مینجر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانِ احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۷)

۶۹۰۔ میاں اللہ دویایا صاحب سکنہ بانگا ضلع سیالکوٹ
۶۹۱۔ میاں شکر دین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ
۶۹۲ چوہدری کرم داد صاحب نمبردار فتح پور ضلع سیالکوٹ
۶۹۳ چوہدری دین محمد صاحب اٹھوال ڈاکخانہ بھڈال ضلع گورداسپور۔
۶۹۴ مرزا یوسف علی صاحب آفیسر منشی۔ لنڈی کوتل۔ خیبر
۶۹۵۔ منشی احمد دین خانصاحب یوسفزئی قادیان
۶۹۶ ماسٹر شیر علی خانصاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات
۶۹۷ مستری غلام حیدر صاحب بھنگالہ ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۶۹۸ مستری غلام قادر صاحب بھنگالہ ڈاکخانہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ
۶۹۹ چوہدری غلام احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن ضلع منٹگمری
۷۰۰ ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری
۷۰۱ بھائی منذیر احمد صاحب " "
۷۰۲ میاں عصمت اللہ صاحب " "
۷۰۳ سید عبدالوحید صاحب موضع پرانوالی ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی۔ ضلع سیالکوٹ
۷۰۴ میاں نذیر احمد صاحب دکاندار چوک لوہ گڑھ، امرتسر
۷۰۵ بابو محمد حنیف صاحب قادیان
۷۰۶ منشی فتح دین صاحب "
۷۰۷ بابو غلام جیلانی صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس اندرون بھاٹی گیٹ لاہور
۷۰۸ ولی محمد صاحب مدرس پرائمری سکول شاہ پور۔ جنڈ چھانگا مانگا۔ ضلع لاہور
۷۰۹ الفت بیگم صاحبہ اہلیہ ولی محمد صاحب پرائمری سکول شاہ پور، جنڈ چھانگا مانگا، ضلع لاہور
۷۱۰ میاں محمد دین صاحب امام مسجد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۷۱۱ میاں کریم اللہ صاحب " "
۷۱۲ میاں خیر دین صاحب " "
۷۱۳ میاں اللہ بخش صاحب " "
۷۱۴ میاں احمد دین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۷۱۵ میاں محمد اسمٰعیل صاحب " "
۷۱۶ چوہدری نواب دین صاحب " "
۷۱۷ شیر دین صاحب عطار بانیاں بازار کپور تھلہ
۷۱۸ چوہدری غلام مرتضیٰ خانصاحب پریذیڈنٹ حلقہ باغبانپورہ۔ لاہور
۷۱۹ برکت علی صاحب سیکرٹری امور عامہ باغبانپورہ لاہور
۷۲۰ محمد اسمٰعیل صاحب پہلوان بنگہ ضلع جالندھر
۷۲۱ سائیں عبدالرحمٰن صاحب خطیب ساکن کھوڑال حال بھیرہ
۷۲۲ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب ساکن کھوڑال حال بھیرہ
۷۲۳ میاں غلام یٰسین صاحب محلہ لوہارانوالہ بھیرہ
۷۲۴ حافظ محمد اشرف صاحب پراچہ "
۷۲۵ میاں عبدالرشید صاحب "
۷۲۶ میاں اللہ بخش صاحب مالک کارخانہ تلوار "
۷۲۷ شیخ ولی محمد صاحب بھینی بانگر
۷۲۸ عبدالرزاق صاحب معرفت بابو عبدالکریم صاحب پوسٹل کلرک لاہور
۷۲۹ شیخ نصیر الدین صاحب کمند پور ضلع جالندھر
۷۳۰ منشی عبدالخالق صاحب مہتمم مہمانخانہ قادیان
۷۳۱ میاں عزیز الدین صاحب موضع مہد پور کیریاں ضلع ہوشیارپور
۷۳۲ محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ کیریاں ضلع ہوشیارپور
۷۳۳ ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر قادیان
۷۳۴ میاں فضل دین صاحب دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
۷۳۵ بابو عزیز الدین صاحب گنگیدار محکمہ نہر۔ بنگلہ نانوانہ ڈاکخانہ منڈی کالیکے۔ ضلع گوجرانوالہ
۷۳۶ مولوی عطا محمد صاحب محرر بہشتی مقبرہ قادیان
۷۳۷ ابو عبیداللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ قادیان
۷۳۸ بابو تاج دین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر پھگواڑہ ضلع جالندھر
۷۳۹ منشی فیض الرحمٰن صاحب حاجی پورہ پھگواڑہ ضلع جالندھر
۷۴۰ میاں عبدالرزاق صاحب امام مسجد حاجی پورہ پھگواڑہ۔ ضلع جالندھر
۷۴۱ بابو عطاء اللہ ظہور احمد صاحب سٹور مین فیروزپور آرسنل
۷۴۲ میاں محمد دین صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۷۴۳ سید عبدالعزیز صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کاہنووان ضلع گورداسپور۔
۷۴۴ مسٹر عبدالرشید صاحب تبسم بی اے۔ اما ئیہ بلڈنگ۔ بیرون بھاٹی گیٹ لاہور
۷۴۵ مسٹر عبدالرشید سٹوڈنٹ انٹر میڈیکل کالج امرتسر۔
۷۴۶ ماسٹر غلام رسول صاحب انگلش ٹیچر مڈل سکول۔ پھلروان۔ ضلع سرگودہا
۷۴۷۔ سید موسیٰ رضا صاحب ریلوے کوارٹر ۵۰۔ P کھگول ضلع پٹنہ
۷۴۸ حکیم جلال الدین صاحب گنج مغل پورہ لاہور
۷۴۹ مستری حسن دین صاحب " " "
۷۵۰ مستری عبدالرحمٰن صاحب " " "
۷۵۱ مستری غلام احمد صاحب " " "
۷۵۲ میاں محمد اسمٰعیل صاحب شیر فروش " " "
۷۵۳ ماسٹر کرم دین صاحب " " "
۷۵۴ صوفی رحمت اللہ صاحب " " "
۷۵۵ مستری عباس محمد خانصاحب " " "
۷۵۶ بابو محمد لطیف صاحب " " "
۷۵۷ شیخ خورشید احمد صاحب " " "
۷۵۸ ماسٹر عبدالعزیز صاحب " " "
۷۵۹ شیخ نور احمد صاحب " " "
۷۶۰ شیخ حمید علی صاحب " " "
۷۶۱ مستری بشیر احمد صاحب " " "
۷۶۲ منشی خدا بخش صاحب " " "
۷۶۳ بابو عبدالحکیم صاحب " " "
۷۶۴ مستری محمد دین صاحب " " "
۷۶۵ بابو عبدالکریم صاحب " " "
۷۶۶ مرزا بشیر احمد صاحب " " "
۷۶۷ بابو محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور۔
۷۶۸ مولوی شریف احمد صاحب گنج مغل پورہ لاہور
۷۶۹ میاں پیر بخش صاحب گنج مغل پورہ لاہور
۷۷۰ قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۷۷۱ میاں مہر دین صاحب چوک احمدیہ قادیان
۷۷۲ ماسٹر چراغ دین صاحب مدرس گورنمنٹ سکول گورداسپور۔
۷۷۳ ملک عمر خطاب صاحب خوشاب۔ ضلع شاہ پور
۷۷۴ چوہدری نذیر احمد خانصاحب کلرک بی ڈویژن۔ نئی دہلی۔
۷۷۵ ملک برکت علی صاحب گورنمنٹ پنشنر گجرات
۷۷۶ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے "
۷۷۷ مولوی محمد دین صاحب منشی عالم و ادیب عالم ادرحماں۔ ضلع شاہ پور۔
۷۷۸ میاں خدا بخش صاحب سیکرٹری جماعت ادرحمہ ضلع شاہ پور
۷۷۹ منشی محمد حیات صاحب ساکن ادرحمہ ضلع شاہ پور
۷۸۰ منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس " "
۷۸۱ منشی محمد دین صاحب " "
۷۸۲ میاں محمد مراد صاحب " "
۷۸۳ میاں غلام محمد صاحب " "
۷۸۴ میاں یٰسین صاحب " "
۷۸۵ میاں عبدالرحمٰن صاحب " "
۷۸۶ میاں عبدالعزیز صاحب نون " "
۷۸۷ میاں عبدالمجید صاحب " "
۷۸۸ میاں زین العابدین صاحب ٹیچر مڈل سکول بھابڑہ ضلع شاہ پور۔
۷۸۹ بابو سراج دین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان
۷۹۰ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ ڈاکخانہ بھکھی۔ ضلع شیخوپورہ
۷۹۱ شیخ محمد اکرام صاحب تاجر قادیان
۷۹۲ شیخ قدرت اللہ صاحب "
۷۹۳ شیخ عظمت اللہ صاحب "
۷۹۴ بابو برکت علی صاحب ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ
۷۹۵ سردار احمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار حال ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ
۷۹۶ میاں جان محمد صاحب امیر جماعت شہر سیالکوٹ
۷۹۷ چوہدری فضل احمد صاحب سیکرٹری وصایا شہر سیالکوٹ
۷۹۸ منشی احمد دین صاحب محافظ دفتر انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ
۷۹۹ میاں غلام محمد صاحب نقیب انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ
۸۰۰ سید ولایت شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

روما ۳ نومبر۔ شمالی محاذ کی اطالوی افواج اسمارہ سے ماکیل کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ جنرل ڈل بونو کا ارادہ ہے کہ صحرائے دانا کیل کے بائیں جانب سے پیش قدمی کی جائے۔ تاکہ چاروں اطراف سے ماکیل کے ارد گرد محاصرہ کیا جائے۔

جنیوا ۳ نومبر۔ حکومت حبشہ نے لیگ سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جب اٹلی حبشہ کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس وقت حبشہ کے پاس بالکل کوئی فوج نہ تھی اور نہ ہی کوئی سامان جنگ تھا۔ اس لئے اب اسے اپنی حفاظت کرنے کے لئے مدد دی جائے۔

جنیوا ۳ نومبر۔ آج لیگ کی تعاونی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ بیلجیم کے وزیراعظم نے تحریک پیش کی کہ برطانیہ اور فرانس لیگ کے آئین کی حدود کے اندر اٹلی اور ابی سینیا کی صلح کے سلسلہ میں گفت و شنید کریں۔ سوئٹزرلینڈ ارجن ٹائن رومانیا اور پیرو نے اس تحریک کی تائید کی۔ مصر نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔ اس لئے اب فرانس اور برطانیہ کی صلح کے لئے متحدہ کوششیں جاری رہیں گی۔

کوئٹہ ۳ نومبر۔ ۱۳ نومبر سے بلاک نمبر ۴ اور وارڈ نمبر ۴ کی کھدائی کا کام باقاعدہ شروع کیا جائے گا۔ ان حصوں میں گھروں کی تعداد بالترتیب ۴۹۶ سے ۵۹ تک اور ۶۲۵ سے ۴۸ تک ہے۔ اجازت نامے ملنے پر مالکان کو چاہئیے۔ کہ کوئٹہ پہنچ کر ۱۱ نومبر سے قبل سٹی مجسٹریٹ کو اپنی آمد کی اطلاع دیں۔

کلکتہ ۳ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بنگال صوبہ کے مالی ادبار کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ امداد باہمی کی تقویت کی طرف بہت جلد متوجہ ہوگی

کلکتہ ۳ نومبر۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۵ نومبر کو منعقد ہوگا۔ بہت سے مسودات پیش ہوں گے جن میں سب سے اہم بنگال تحفظ مقروضین بل ہے۔

ملبورن ۳ نومبر۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے امپیریل کونسل کے نائب صدر کو متعفی ہونے کے لئے کہا ہے کیونکہ انہیں اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کے ساتھ اتفاق نہیں ہے

نئی دہلی ۳ نومبر۔ آنریبل سر فرینک نائس ۷ نومبر کو جے پور کے نئے ہوائی مستقر کا افتتاح کریں گے۔

لکھنؤ ۳ نومبر۔ آج یو پی ہندو سبھا کے اجلاس میں سخت ہنگامہ برپا ہوگیا۔ اجلاس میں راجہ ادت نرائن کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور ان کی جگہ رائے بہادر [illegible] سنگھ کو صدر منتخب کیا گیا۔

جبل پور ۲ نومبر۔ موضع بندا پر حملہ کرنے کے جرم میں کنگز رجمنٹ کے گورہ سپاہیوں کو جو سزائیں دی جا چکی ہیں۔ ان کے خلاف اپیل کرنے کے لئے فوجی حکام نے اجازت حاصل کر لی ہے۔

دہلی ۳ نومبر۔ صوبہ دہلی میں ثانوی تعلیم کے ارباب بست و کشاد صنعتی تعلیم کو رواج دینے پر غور کر رہے ہیں۔ اگر سکیم منظور ہوگئی تو سکولوں میں صنعتی تعلیم بہت جلد جاری کر دی جائے گی۔

پشاور ۳ نومبر۔ لیجسلیٹو کونسل صوبہ سرحد کے بعض ارکان کونسل کے اجلاس میں یہ تحریک پیش کریں گے۔ کہ علاقہ مشرقی کے داخلہ سرحد پر سے پابندی ہٹالی جائے اور انہیں ماہوار الاؤنس دیا جائے۔

کلکتہ ۲ نومبر۔ سی آئی ڈی کلکتہ نے ایک یورپین سے دو پستول اور ۸۴ کارتوس برآمد کئے اور اسے گرفتار کر لیا۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) ترکی کے ایک جنگی میگزین میں آگ لگ جانے سے ساٹھ ہزار پونڈ سے زائد کا نقصان ہوگیا۔

کلکتہ ۳ نومبر۔ راس راسٹ میموریل کمیٹی کی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا وظیفہ فن پرواز کی تعلیم کے لئے پہلی موزوں امیدوار بنگالی لڑکی کو دئے جانے کا اعلان ہوا ہے۔ اس پر ہندوستان کے مختلف حصوں سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔

لاہور ۳ نومبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ تیسرے درجہ کا کرایہ ریل بڑھا دیا جائے گا۔ ۵۰ میل سے کم فاصلہ کے لئے کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی ۵۱ میل سے ۳۰۰ میل کے فاصلہ کا کرایہ ۳ پائی فی میل کر دیا جائے گا۔

پیرس (بذریعہ ڈاک) گذشتہ رات وزراء کی کونسل کے اجلاس میں نصف گھنٹہ کے اندر ۳۰۲ قانون پاس کئے گئے۔

امرتسر ۲ نومبر۔ سب انسپکٹر تھانہ بیاس کے قتل کے سلسلہ میں ۵۴ ملزموں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی ہے ۱۹ ملزم ابھی تک مفرور ہیں۔

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) روس اور جاپان کے درمیان تعلقات بہت کشیدہ ہوتے ہیں۔ روس سے بہت سا سامان جنگ اور ہوائی جہاز منگوا لیا پہنچ گئے ہیں۔ اور جنگ کا شدید خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

حیدر آباد دکن ۲ نومبر۔ نظام سٹیٹ ریلوے حکام نے ریلوے ورک شاپ لال گودام سے تین صد ملازمین کی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔

امرتسر ۲ نومبر۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی لیڈر نے پریس کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے "مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کی گفت و شنید کرنا بزدلی ہے۔ ہم ان کی دھمکیوں سے ہرگز نہیں ڈرتے۔"

عدیس آبابا ۲ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ دوال کے نزدیک ابی سینیا اور اٹلی کی فوجوں کے درمیان لڑائی میں ابی سینیا کے ۳۵۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔

بمبئی ۳ نومبر۔ ۲ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۸۶۶۵۳۳۷ روپے کا مزید سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ ہندوستان سے ۲۲۱۲۰۷۵۰۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

ناگ پور ۲ نومبر۔ ناگ پور ڈویژن پولیٹیکل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری نے کہا۔ کہ عہدے قبول کرنے سے کانگرس کو سینکڑوں آرڈی ننسوں سے بھی زیادہ نقصان پہنچیگا۔ کانگرس کو چاہیئے کہ نئے آئین کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے

مرشد آباد ۲ نومبر۔ مرشد آباد کی ریشم کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت بنگال نے ایک اعلیٰ افسر اور بہت سے نائب مقرر کر دئے ہیں۔

حیفا (بذریعہ ڈاک) حجاز ریلوے کانفرنس کا افتتاح نمائندگان دول ثلاثہ فرانس۔ انگلستان اور حکومت عرب کی موجودگی میں ہوا۔ وہ اہم مسائل جن پر اس کانفرنس میں بحث ہوگی یہ ہیں۔ اول مدینہ منورہ اور امعان کے درمیان جدید لائن کی تعمیر۔ دوم حجاز ریلوے کی اصلاح۔ اور اس کے مصارف کا موازنہ۔ سوم۔ ان مصارف کی سبیل۔

لنڈن ۲ نومبر۔ چونکہ لیگ کی سب کمیٹی نے اطالوی مال کے مقاطعہ کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اس لئے متعلقہ ممالک اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ اطالیہ سے واجب الوصول قرضہ بہر حال وصول کیا جائے گا۔

پشاور ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور مہمندوں کے درمیان ان شرائط پر صلح ہوگئی ہے۔ کہ انگریزی فوج اپنی سابق سرحد پر واپس چلی جائے۔ اور سڑک اسی طرح رہے جس طرح جنگ سے پہلے تھی۔ اور مسجد شہید گنج کے نتیجہ میں پیدا شدہ شورش کے متعلق گورنر اپنا رسوخ استعمال کرے۔

کراچی ۲ نومبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ جنوبی محاذ کے نصف کے قریب اطالوی سپاہی بیمار ہو گئے ہیں۔

علی گڑھ ۲ نومبر۔ علی گڑھ یونیورسٹی کی حدود کے اندر ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن بنانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس انتظام سے طالب علم بیرونی ممالک کی تقریروں سے کما حقہ استفادہ کر سکیں گے۔

وائنا ۲ نومبر۔ آسٹریا کے موجودہ چانسلر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آسٹریا کی حفاظت کے لئے تین نئے توپ خانوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آئندہ سال کے آغاز میں آسٹریا کی فوجی طاقت میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی